B.A Part II Urdu MB

Dr. Shahnaz Ara.
Deptt of urdu.
Dr. L.K.V.D. College Tajpur.

جمیل مظہری کی رومانی نظم نگاری

جمیل مظہری کی شاعری دراصل رومانیت کی پیداوار ہے.

جذبۂ شباب کی رومانیت ان کے فن میں ۱۹۳۲ء میں مالن کی بیٹی کے عنوان سے نظر آتی ہے۔ مالن کی بیٹی پھولوں کی محبت اور پیشوں کے گلدستے کے سمجھے بوجھے کر اپنی دھن میں اس طرح گاتی ہوئی نظر آتی ہے کہ وہ آکاش کی کوئی دیوی ہے۔ جو اپنی ملکوتی ترنم سے پھولوں کو تازگی اور نئی زندگی دے رہی ہے۔ شاعر اس کے ترنم سے مسحور ہو جاتا ہے۔ اور اس کی یاد کو ولیم ورڈس ورتھ کی طرح اپنی نظم میں پیش کرتا ہے۔

اس کے بعد نظم جستجوئے پری ۱۹۳۵ء میں منظر عام پر آئی
یہ کیسی انوکھی جستجو ہے جو شاعر کے لفظوں میں ملاحظہ فرمایئے

سوائے شب جلوہ رنگیں سے اجالی دنیا ۔ مجھ سے آباد ہے شاعر کی خیالی دنیا

کم و بیش یہی خیالات "دوشیزۂ بنگال" کو دیکھ کر ان کے دل میں ابھرتے ہیں جس کو وہ پیکر رعنائی روح تخیل، منظر بینائی قرار دیتے ہیں۔ اس کے پیکر میں ایک لطیف موسیقی پاتے ہیں۔

سو گئے جاگ کے حسینہ دھن اپنی بجائے جا حسینہ

ان کی نظم "نقوش ماضی" میں دامن کوہ بندھیاچل کا حسین منظر نظر آتا ہے۔ اس وادی میں ایک کمسن جنگل کی شہزادی

نظر آتا ہے جو بہار کے نغمیں گا رہی ہے

جمیل مظہری کی رومانی نظمیں دراصل ان کے جذبات کی ترجمانی کرتی ہیں۔ مثلاً شاعر کے فکر کی نظم "یہ کیا ہوا تم کو" "دور دور خدا سے دور" "اسے بھول جا بعد الوداع" "دوشیزہ بنگال" "نقوش ماضی" وغیرہ کے اندر پائی جاتی ہیں۔ ان نظموں میں بنیادی عورت اور ایک خاص قسم کی وارفتگی نظر آتی ہے۔ اپنی عاشقانہ محبت کو منظر لاتے وقت وہ "دور دور خدا سے دور" "یہ کیا ہوا تم کو" جیسے عنوان قائم کرتے ہیں۔ ان نظموں میں ان کی انفرادیت پوری طرح سے جلوہ گر ہے۔ محبت کی ناکامی شاید ان کی سب سے بڑی محرومی ہے جس نے ان کے دل کو گداز اور سینے کو سوز دیا ہے۔ یہ محرومی اگرچہ جمیل کی زندگی کو وقتی صدمہ پہنچاتی ہے۔ لیکن ان کی شاعری کو عمقا دیتی ہے ایک نظم و ضبط، خودداری، وقار اور توازن کا عکس ان کی شاعری کی اہم خصوصیت ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ بیان فرماتے ہیں وہ ان کی آپ بیتی ہے۔ نظم ہو یا غزل جمیل کے یہاں تخیل کا جذبات سے لبریز ہے۔ ان کے بیان کی لذت اور جذبات کی انفرادیت ان کی پہچان ہے۔

ایک نظم میں ان کی پہلی محبت اور ایک میٹھے میٹھے احساس کی تصویر ہے۔ اسی طرح "دور خدا سے دور" جمیل کی شاہکار نظم ہے جس میں ایک جوان عورت کے محبت کی تصویر پیش کی گئی ہے جو کبھی خیالوں کی دنیا میں کسی کے عشق میں گرفتار تھی۔ لیکن اب وہ کسی اور کی امانت ہے۔ اس کو یاد کرنا گناہ ہے۔ اس کی تلقین ہے کہ خدا سے دور ایمان کو غارت نہ کرو۔ اس کے بعد جمیل مظہری اپنے جذبات کی دنیا میں پرواز کرتے نظر آتے ہیں۔

جمیل مظہری کا کلام جذبات اور درد و غم میں لبریز ہے۔ جس کی بیداری اور واردات قابل قدر ہے۔ جو سراپا اور مضامین وہ بیان کرتے ہیں۔ اس کی تصویر آنکھوں کے سامنے ابھر کر آتی ہے۔ ان کی شاعری میں مصوری کی تخلیق ہے۔ اس کیفیت کے اندر ناکام عشق کا کرب، شورش اور تلاطم نظر آتا ہے۔

Shahnaj Ara